تشریح کے لیے کسی ذہنی تحفظ اور پیشگی دفاعی حصار میں مقید نہیں ہے، بلکہ اس کے پیش نظر مغالطہ انگیزی کے کانٹوں کو چننا اور حقائق و معارف کی شبنم فشانی ہی کرنا نہیں ہے، بلکہ سیکھنے اور سمجھنے کے لیے اپنے دل و دماغ کے دریچوں کو خوشی خوشی کھلا رکھنا بھی ہے۔ یہی اسلامی علمی روایت ہے۔

اس دوسرے حصّے میں بنیاد پرستی اور اسلامی تحریک، مسلم سوسائٹی کا انحطاط اور اسلامی تحریک، ایران اور اسلامی انقلاب، تحریک پاکستان اور پاکستان کا نظریاتی بحران، جنگ خلیج (۹۱-۱۹۹۰ء) اور اسلامی تحریکیں، سود کا چیلنج اور اسلامی تحریک، نج کاری اور اسلامی معاشی حل، علاّمہ اقبال اور قائداعظم کا تصوّر پاکستان اور تحریک اسلامی، اقبال کا تصوّر اجتہاد اور تحریکِ اسلامی، عورت کی سربراہی اور اسلامی تحریکیں، بھارت میں ہندو انتہاء پسندی کا احیاء اور تحریک اسلامی وغیرہ موضوعات پر دلچسپ اور بھرپور مکالمہ ہے جس میں راست غور و فکر کی قوس و قزح اپنے روشن رنگوں کے ساتھ دکھائی دیتی ہے۔

کتاب کا تیسرا حصّہ "اسلامی تحریک کی قوت" کے عنوان سے ہے۔ جس میں مصنف نے ڈاکٹر ممتاز احمد کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے اسلامی تحریکات کی اصل قوّت اس کے کارکنوں کی سیرت و کردار کو قرار دیا ہے۔ اس قوّت کے تقاضوں اور ان کے حصول کے ذرائع کی نشان دہی کی ہے۔

ایک یا دو نشستوں میں پڑھی جانے والی یہ کتاب اسلام اور اسلامی تحریکات کے دفاع پر نہایت عمدہ پیش کش ہے، جسے نہ صرف اسلامی فکر و نظر کے حامل افراد کو پڑھنا چاہیے، بلکہ مغرب کے سیاسی و مذہبی نظریہ سازوں اور ان کے مشرقی مریدوں کو بھی اس سے دانش و برہان کے موتی ملیں گے، بشرطیکہ وہ اپنی روایتی "ملائیت" کے حصار سے باہر نکل کر اسے پڑھیں۔ (تبصرہ: سلیم منصور خالد)

دین و ادب

(اُردو ادب پر برصغیر کی اسلامی احیائی تحریکات کے اثرات کا جائزہ)

مؤلف : نجم الاسلام

ملنے کا پتہ : آزاد بک ڈپو، ۲۱۳- صدر حیدرآباد (سندھ)

صفحات : ۲۵۶

قیمت : ۲۵روپے

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" میں تبصرے کی غرض سے جو کتابیں یا جرائد منتخب کیے جاتے ہیں، اُن کا تعلق جہاں مطالعۂ مسیحیت یا مسلم - مسیحی روابط کے کسی پہلو سے ہوتا ہے، وہیں یہ خیال رکھا جاتا

ہے کہ اُنہیں شائع ہوئے بہت زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔ زیرِ نظر مختصر کتاب کو تالیف ہوئے تقریباً ۳۵ برس اور چھپے ہوئے تقریباً چھ برس ہو گئے ہیں، مگر اِس کی تقسیم کا حلقہ اِس قدر محدود رہا ہے کہ تبصرہ نگار کے خیال میں "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے بہت سے قارئین کے لیے یہ کتاب کچھ "پُرانی" ہو کر بھی ہنوز "نئی" ہوگی۔

کتاب کا موضوع عنوان اور ذیلی تشریحی جُملے سے واضح ہے۔ مؤلف نے اوّلین باب میں مذہب اور ادب کے باہمی تعلق پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اُن کے ہاں ادب کا مفہوم بہت وسیع ہے تاہم---

> اس سے مراد ہر وہ چیز نہیں جو تحریری شکل میں ہو۔ اس کا لازمی عنصر عمومیت اور گہرائی ہے یعنی انسان سے اس کا کچھ نہ کچھ عمومی تعلق ضرور ہونا چاہیے۔ ایسی مقامی پیشہ ورانہ اور شخصی دلچسپی کی تحریریں جن میں عمومی دلچسپی اور تعلق کا عنصر نہ ہو، ادب کی تعریف میں نہیں آسکتیں۔ لیکن اگر اِن میں اسلوب اور مواد کے اعتبار سے عمومیت کا عنصر پایا جاتا ہے تو اِن کا شمار بھی ادب میں کیا جاسکتا ہے، چنانچہ وہ خطبات و مواعظ جو عام ذہنوں پر اِس قدر وسیع پیمانے پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ کبھی دلوں کو گرماتے ہیں، کبھی ذہنوں میں ترفع پیدا کرتے ہیں، کبھی خیالات اور عقائد میں ہل چل مچا دیتے ہیں، کبھی ذہنی سکون بخشتے ہیں، کبھی اِن میں بشارت کا انداز ہوتا ہے، کبھی عذاب کی وعید سنانے والے کبھی روتے ہیں، کبھی رحمت الٰہی کی آس لگا کر خوش ہوتے ہیں، عین ادب میں داخل ہیں، حالانکہ اِن کا اکثر حصّہ کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوتا، لہذا اصل چیز کسی تحریر یا خطبہ کا انسان سے عمومی تعلق ہے۔

مذہب اور ادب کے باہمی تعلق کی وضاحت کے بعد جن احیائی تحریکوں کے اُردو ادب پر اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اِن میں سیّد محمد جونپوری، مجدّد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور سیّد احمد شہید کی تحریکوں کے ذکر کے بعد "تحریک ردعیسائیت" اور "تحریک دیوبند" کا جامع اور مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ "تحریک ردعیسائیت" کی داغ بیل سیّد احمد شہید کی تحریک سے وابستہ اہل شعر و ادب نے ڈالی اور دارالعلوم دیوبند کے فضلاء نے اس میں بھرپور حصّہ لیا۔ حکیم مومن خان مومن نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے مذہبی اثرات کا احساس کر لیا تھا۔ اُن کا ایک شعر ہے۔

مومن حسد سے کرتے ہیں ساماں جہاد کا
ترسا صنم کو دیکھ کے نصرانیوں میں ہم

شاہ ولی اللہ کے خانوادے اور سیّد احمد شہید کی تحریک کے حوالے سے تو متعدّد خصوصی مطالعے سامنے آچکے ہیں۔ اسی طرح دارالعلوم دیوبند کے وابستگان نے بھی شعر و ادب میں اپنے حصّے پر روشنی ڈالی ہے، مگر مطالعۂ مسیحیت کے حوالے سے اب تک لے دے کر مرحوم امداد صابری کی "فرنگیوں کا

حال" (دہلی: ۱۹۴۹ء) اہم کتاب ہے۔ زیرِ نظر کتاب کا باب "ردعیسائیت" زیادہ تر اسی کتاب کا فیضان ہے، تاہم مؤلف نے نظم و نثر اور براہِ راست دینی موضوعات پر لکھی گئی کتابوں کے ساتھ افسانے اور ناول کے ذریعے "ردعیسائیت" کے باب میں جو کچھ لکھا ہے، دلچسپ اور عمدہ ہے۔

زیرِ نظر کتاب کو اپنے موضوع پر تفصیلی مطالعہ نہ سمجھنا چاہیے، بلکہ اِس کی حیثیت مختصر اور جامع تعارف کی ہے۔ مؤلف شعبۂ اُردو جامعہ سندھ کے صدر رہے ہیں اور ایک استاد طلبہ و طالبات کو مقالہ نگاری میں حوالے کے اندراج کے لیے جن اصولوں کی پیروی کی تلقین کرتا ہے، افسوس کہ یہ مختصر کتاب اِن پر پوری نہیں اترتی۔ حوالہ درج کرنے کا کوئی ایک طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ کبھی حوالہ متن کے اندر درج کیا گیا اور کبھی بطور حاشیہ۔ نیز حواشی میں ماخذ کے بارے میں معلومات اکثر نامکمل ہیں۔ اِس پر مستزاد کتابت کی اغلاط ہیں جو پریشان کن حد تک زیادہ ہیں۔ (تبصرہ اختر راہی)

مراسلت

حافظ نذر احمد
محمد نگر - لاہور

سرورق کے ڈیزائن میں تبدیلی خوش آئند ہے۔ جاذبِ نظر بھی ہے اور معنوی اعتبار سے بھی مقصود و مطلوب کا صحیح عکاس ہے۔

جن کتب کا تبصرہ شائع ہوتا ہے ان کے ناشرین کا مکمل پتہ درج ہو تو قارئین زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ شمارہ جنوری کے تبصرہ والی کتاب "یورپ میں مسلمان اور مسیحی" میں مجھے خاص دلچسپی ہے۔ یہ کہاں سے اور کیسے دستیاب ہو سکتی ہے۔

آپ کوشش کرتے ہیں لیکن اِس امر کا بطورِ خاص اہتمام فرمائیں کہ مضامین میں مذکورہ نام انگریزی میں بھی درج ہوں۔ اِس شمارے [جنوری ۹۵ء] میں کئی مقامات پر اِس کی ضرورت بشدّت محسوس ہوئی۔

[کتاب "یورپ میں مسلمان اور مسیحی - افہام و تفہیم میں پیش رفت" محترم جان سلامپ کے انگریزی مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کے ناشر (جیسا کہ مذکورہ تبصرہ کتب کے آغاز میں درج ہے) کیم پین - نیدرلینڈز ہیں۔ ہمارے علم میں نہیں کہ یہ کتاب پاکستان میں کہیں دستیاب ہے یا نہیں۔ ادارہ]